روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 ستمبر 2011ء 8 شوال 1432 ہجری 7 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 204

عید کا طریق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عید الفطر کے دن گھر سے نکلے۔عید کی دو رکعات پڑھائیں۔نہ ان سے پہلے نفل پڑھے نہ بعد۔

(بخاری کتاب العیدین باب الصلوٰۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عیدین کے وقت پہلے نماز پڑھاتے اور اس کے بعد خطبہ دیتے۔عیدین کیلئے اذان نہیں دی جاتی۔

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب المشی والرکوب)

اطاعت و استقامت سے رضاء الٰہی کی تلاش اور عبد بننا ہی اصل عید ہے

حقیقی عید اور حقیقی خوشی کا دن انسان کی توبہ کا دن ہے

شیطانی وساوس کے باوجود خدا سے تعلق قائم رکھنا اور مسلسل اس کا دامن پکڑنا ہی استقامت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ یکم ستمبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ عید کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ یکم ستمبر 2011ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3 بجکر 25 منٹ پر بیت الفتوح مورڈن لندن تشریف لائے اور نماز عید پڑھائی۔ ازاں بعد حضور انور نے خطبہ عید الفطر کے آغاز میں تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ حٰم سجدہ کی آیت نمبر 31 کی تلاوت کرتے ہوئے عید کی خوشی یعنی حقیقی عید کا فلسفہ بیان فرمایا اور توبہ واستقامت اور رضائے الٰہی کو مقدم رکھنے کو مومن کی حقیقی عید اور خوشی کا دن قرار دیا۔ حضور انور کا یہ خطبہ عید الفطر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے کروڑوں نفوس نے اس خطبہ عید سے استفادہ کیا اور ایک ہی وقت میں دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے حضور کی اقتداء میں دعا میں شرکت کی۔

حضور انور نے آیت کریمہ کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا انسان کی زندگی میں غمی اور خوشی کے دن اور لمحات آتے رہتے ہیں۔ یہ خوشی غمی انفرادی طور پر بھی ہوتی ہے۔گھروں میں بھی یہ لمحات آتے رہتے ہیں۔خاندانوں کی زندگی میں بھی خوشی غمی کے اوقات آتے رہتے ہیں اور جماعتی ملکی اور قومی سطح پر بھی خوشی اور غمی کے دن آتے رہتے ہیں۔لیکن ایک مومن کی زندگی کے خوشی اور غمی کے لمحات کا تصور مختلف ہوتا ہے۔ تقویٰ میں ترقی ہو تو خوشی ہے۔اس طرح اس کی خوشی غمی کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔اس کی نظر میں دینی وروحانی ترقی اور خدا کی رضا اور ناراضگی کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔اس روحانی اور دینی خوشی اور غمی کا باعث بچے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ روحانیت میں ترقی کررہے ہوں تو ماں باپ، قریبیوں اور خلیفہ وقت کو خوشی پہنچ رہی ہوتی ہے اور جب تنزل دیکھتے ہیں تو غم کے لمحات ہوتے ہیں اور مجھے ہر دو صورت میں خطوط آتے ہیں۔ اگر سستی ہو تو ماں باپ کے خطوط میں ایک بے چینی اور پریشانی ہوتی ہے۔اسی طرح دوسرے قریبی رشتہ داروں کے تعلق میں بھی ہوتا ہے۔خاوندوں اور بیویوں کے خطوط بھی آرہے ہوتے ہیں۔ جب دینی حالت اور نظام جماعت سے روحانی وابستگی میں کمی دیکھتے ہیں۔تو بے چینی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات ان سے تعلق ختم کرنے کا اعلان کررہے ہوتے ہیں۔ مگر اس اعلان میں غم، بے چینی اور پریشانی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں مگر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور جب ایسے احمدی کو سزا دی جاتی ہے اور اس کو غلطی کا احساس ہوتا ہے۔آنکھ کھلتی ہے تو پھر اس پر بھی غم کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور پھر غم کا اظہار ایسے ہو رہا ہوتا ہے جیسے کہ مچھلی کو پانی سے باہر نکال دیا جائے تو جیسے وہ تڑپتی ہے اس طرح تڑپ رہے ہوتے ہیں اور پھر معافی کے خطوط آتے ہیں تو یہ احساس ہر اس احمدی کا ہوتا ہے جس کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور پھر جب معافی ہو جاتی ہے تو خطوط سے ایسی خوشی ٹپکتی ہے کہ جیسے یہ ان کی عید کا دن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دنیادار کے لئے لہو ولعب خوشی کا ذریعہ ہیں جبکہ مومن کے لئے خدا کا خوف اور اس سے جزا چاہنے میں خوشی ہے اور یہ خوشی اس کی دنیا اور عاقبت کو سنوارنے والی ہوتی ہے۔ ایک احمدی کے لئے نظام جماعت سے جڑے رہنا ہی حقیقی خوشی کا ذریعہ ہے۔ لیکن جماعت میں آنا صرف یہ نہیں ہے کہ بیعت کرلی اور اپنا نام احمدیوں کی فہرست میں شامل کروا لیا جائے۔ حقیقی عید کے لئے ہر دن روزِ عید اس وقت ہوگا جب دین سے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور حقیقی توبہ کی طرف توجہ ہو۔ اگر ایسی توبہ ہو تو یہی دائمی خوشیاں پہنچا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے حقیقی خوشی اور عید کا دن اس کی توبہ کا دن ہے۔ بہت سارے دن دینی تعلیم میں مقرر ہیں جن کے آنے سے خوشی ہے اور اس میں بہت ساری عجیب عجیب برکات بھی رکھی گئی ہیں۔ جیسے جمعہ کا دن اور عیدین کے دن ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر ایک دن ہے جس کا نہ انتظار کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس کی تلاش کی جاتی ہے اور نہ ہی اس کی خوبیوں کی اطلاع ہوتی ہے۔ یہ بڑا مبارک اور خوش قسمتی والا اور جمعہ وعیدین سے بھی بڑھ کر مبارک دن انسان کی توبہ کا دن ہے۔ کیونکہ اس دن وہ اعمال نامہ جو جہنم کے قریب کرنے والا

باقی صفحہ 2 پر

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ ربوہ میں

عربی اور انگریزی کے کورسز

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام عربی اور انگریزی بول چال کے مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جارہا ہے۔ واقفین اور واقفات نو مورخہ 12 ستمبر 2011ء کو عصر تا مغرب انسٹیٹیوٹ واقع بیت نصرت دارالرحمت وسطی تشریف لائیں اور داخلہ فارم حاصل کرلیں۔

عربی لیول 2
(کلاس ہفتم تک کے واقفین و واقفات نو)
انگریزی لیول 3
(صرف انگریزی لیول 2 پاس کرنے والی طالبات کیلئے)

سیکرٹریان وقف نو محلّہ جات اور والدین سے درخواست ہے کہ عربی کورس کیلئے بچوں کو تیار کریں کیونکہ عربی زبان قرآن کریم اور دینی تعلیمات کیلئے لازمی ہے۔مزید تفصیلات کیلئے عصر تا مغرب اس فون نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

047-6011966

(فخر الحق شمس انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ ربوہ

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 11 ستمبر 2011ء کو 11:00 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورتمند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں ۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

بقیہ از صفحہ 1: خطبہ عید الفطر

ہوتا ہے ختم کر دیا جاتا ہے۔اس کو صاف کیا جاتا ہے اور انسان ابدی جہنم سے دور کیا جاتا ہے اور خدا کے فضل سے جہنم اور عذاب سے بچایا جاتا ہے اور بہت ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس دن کو پالے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ یہ توبہ کیسی ہونی چاہئے یہ توبہ خالص ہونی چاہئے توبہ کا مطلب ہے رجوع اور یہ رجوع صرف زبان سے نہیں بلکہ خالص ہو کر اور عملی طور پر ہونا چاہئے اور رجوع سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے خیالات کی وجہ سے خدا سے دور ہو جاتا ہے اور شیطان اسے بہکا کر لے جاتا ہے۔اگر انسان شیطان اور شیطانی خیالات سے نجات پا کر خدا کی طرف آنے کی کوشش کرے نیز مستقل اور استقلال کے ساتھ توبہ کرے اور خدا کی طرف توجہ دے۔یعنی خدا سے چمٹنا اور شیطان سے بچنا یہ رجوع یعنی حقیقی توبہ ہے۔یعنی خدا کے قریب ہونا اور شیطان سے دور ہونا توبہ ہے اور یہ توبہ ہے جو گناہ کی الائشوں سے پاک کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا کی ناراضگی حقیقی غم ہے اور خدا کی خوشنودی حقیقی عید ہے اور حقیقی توبہ ہی انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔گناہوں سے بچاتی اور نیکیوں کا وارث بنا دیتی ہے۔خدا کی محبت کے لئے ہر اس عمل سے نفرت کرنی ہوگی جو خدا کو ناپسند ہے اور ہر وہ عمل کرنا ہوگا جو خدا کو پسند ہے۔گویا خدا کے خوف اور خشیت سے اوامر و نواہی کی تلاش میں رہتا ہے تا کہ ہر نیکی پر عمل کرے اور ہر بدعملی سے بچے تا کہ خدا ناراض نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اس خوشی کو دوبالا کرنے کے لئے نیکیوں میں تسلسل کی ضرورت ہے اور ربنا اللّٰہ کا ادراک رکھتے ہوئے یہ نعرہ لگانا ہوگا اور حقیقی عبد بننے کی کوشش میں تسلسل کرنا چاہئے۔یعنی ہدایت کے راستے پر مستقل مزاجی سے لگے رہنا چاہئے اور یہ ادراک ہونا چاہئے کہ خدا سے دوری کا غم ہو اور کوئی بھی چیز خدا کے رستے سے ہٹا نہ سکے۔کبھی کمزوری نہ دکھائے اور خدا کی رضا کے رستے پر چلنے کی کوشش کرے اور ہمیشہ دعا کرتے ہوئے خدا کی رحم کی چادر میں لپٹے رہنے کی دعائیں کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے قول و فعل سے خدا کی رضا تلاش کرنی چاہئے۔تمام تر طاقتوں سے خدا کی طرف رجوع ہو۔تمام نیکیوں کو بجالایا جائے۔ہر قسم کی بدی سے بچا جائے اور پھر دل کی گہرائیوں سے استغفار کیا جائے۔یہی استغفار حقیقی عید ہے۔جس سے خدا سے تعلق قائم ہوتا ہے اور دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔پھر یہ نعرہ حقیقی طور پر نکلتا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس نعرہ کی وجہ سے برائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے رغبت ہوگی اور یہی حقیقی عید یعنی خوشی کا دن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کامل استقامت سے خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنا چاہئے۔اللہ اسم اعظم ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ خدا کی طرف جھکنا اور خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا اور خدا کے احکام پر عمل کرنا یہ بندے کی استقامت ہے اور یہ استقامت بھی اسم اعظم ہے۔ان دونوں اسم اعظم کے ملنے سے خدا سے مضبوط تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ہی دعا میں بھی خاص مزا اور لطف پیدا ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں بہت سارے لوگوں کو ربنا اللّٰہ کا ادراک اور فہم عطا ہوا اور ادعونی استجب لکم کی بشارت بھی نصیب ہوئی ہوگی۔یہ مہینہ اپنی برکتوں کے ساتھ گزر گیا۔جس نے مانگا اسے مل گیا۔لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اس سے محروم رہے ان کے لئے بھی مایوس ہونے کی بات نہیں ہے۔کیونکہ انعامات کے راستے بند نہیں ہو گئے۔خدا کی رحمت بہت وسیع ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے۔اس کی طرف سے حسنات کے ملنے کے راستے بند نہیں ہوئے۔جو بھی ربنا اللّٰہ کے ادراک حاصل کرتے ہوئے۔استقامت سے عبادات اور نوافل کے ذریعے خدا کے قرب کی تلاش کرے گا اسے یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا یہ ارشاد ہے کہ جو خدا کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔اس لئے خدا سے تعلق قائم کرنے کے لئے مایوسی کو ترک کر دیں اور خوف خدا کو اپنے اندر پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرائض کی ادائیگی اور نوافل کی ادائیگی اور اطاعت نظام کے ساتھ خدا سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرتے رہیں۔رمضان نے ہمیں یہ درس دیئے لیکن اس کی برکات بعد میں بھی جاری رہتی ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ عید کا دن جائزہ کا دن ہے یعنی انعامات کا دن ہے۔اس دن فرشتے آواز دیتے ہیں کہ عزت و بزرگی والے رب کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ جو خدا کی طرف جھکے اس کے اجر کو بڑھا کر دیا جائے گا۔گناہوں کو معاف کیا جائے گا۔ان کے سوال انہیں عطا ہوں گے اور وہ نماز عید کے بعد ایسے لوٹیں گے کہ ان کو بخش دیا گیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم عید پڑھ کر اس گروہ میں شامل ہوں جن کو بخش دیا گیا اور خدا کی رحمت کے وارث بنے اور یہ عید حقیقی خوشیوں کی عید بن جائے۔آپ نے پھر فرمایا اب میں تمام احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام دیتا ہوں۔یہ ہماری حقیقی عید بن جائے اور ہماری بخشش کے سامان ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی ہم دعا کریں گے۔جماعت کی ترقی، واقفین زندگی، واقفین نو، شہداء اور ان کی فیملی، اسیران، درویشان قادیان، اہل ربوہ، اہل پاکستان، انڈونیشیا اور دنیا بھر میں پھیلے ان احمدیوں کو جن کو ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں فتوحات کے نظارے دکھائے۔آمین

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور السلام علیکم کہہ کر تشریف لے گئے۔

غزل

اک نیا فرمان جاری ہو گیا سلطان کا
امتحاں مقصود ہے شاید مرے ایمان کا

حوصلہ دیکھا عجب اس حضرتِ انسان کا
بھول جاتا ہے فسانہ جان کر ہامان کا

ڈھیل اور مہلت ملی تو ظلم کرنے کے لئے
دل خدا کے خوف سے خالی ہوا نادان کا

غرق دریا ہو گیا تھا یاد کر فرعون کو
باعثِ عبرت بنا اقرار بھی ایمان کا

جھوٹ کثرت کا، حقیقت ہو جہاں پتھر ثقیل
سچ اکیلا بے وزن پلڑا بنے میزان کا

اُس طرف ترمیم، طاقت، ضابطے ہیں جبر کے
بڑھ گیا درجہ ادھر ایمان کا، ایقان کا

ہم اندھیری رات میں ہیں روشنی کے وہ چراغ
خوف آندھی کا جنہیں، ڈر بھی نہیں طوفان کا

بُغض و نفرت کے مقابل پیار ہے سینہ سپر
آخری یہ معرکہ ہے، رن پڑا گھمسان کا

کٹ تو سکتا ہے مگر یہ سر جھکا ہے کب ندیم!
جان تو جانی ہے اک دن خوف کیا پھر جان کا!

انور ندیم علوی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مغرب ہو یا مشرق ہر ملک نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان دیکھا۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کے خلفاء اور غلاموں کے ذریعہ بھی نشانات ظاہر ہو رہے ہیں

خلافت احمدیہ کا قیام خود ایک عظیم نشان ہے۔ 100 سال سے خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ مضبوط سے مضبوط تر کیا۔

خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کا کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ نئی صدی ہماری ذمہ داریاں بڑھا رہی ہے اس لئے پہلے سے زیادہ درود بھیجیں

آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو محسن انسانیت ثابت کرکے ساری دنیا کو ہم نے درود بھیجنے والا بنانا ہے دعاؤں کے ساتھ اور درود بھیجتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانا ہمارا فرض ہے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز 27/جولائی 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 22 کی تلاوت کی اور فرمایا:۔

خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرا پیغمبر غالب رہیں گے۔ خدا بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی متعدد مرتبہ یہ الہام ہوا۔ بعض دفعہ دوسرے عربی الہامات کے ساتھ، بعض دفعہ صرف اتنا حصہ کہ کَتَبَ اللّٰہ اور اس کے ساتھ بعض دوسرے الہامات ہوئے۔

پہلی مرتبہ آپ کو یہ الہام 1883ء میں ہوا یعنی آپ کے باقاعدہ بیعت لینے سے 6 سال قبل۔ اور پھر اس کے بعد 1900ء میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ پھر اس کے بعد کئی دفعہ ہوا۔ اور 1903ء سے لے کر 1906ء تک بڑی کثرت سے یہ الہام ہوا۔ گویا ایک تکرار سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ آپ کا غلبہ ہے۔ دشمن چاہے جتنا بھی زور لگالے آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہے۔

1883ء میں جب آپ کو الہام ہوا تو اس سے پہلے کے الہام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا ''رُفِعْتَ وَجُعِلْتَ مُبَارَکاً''۔ کہ ''تُو اُونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا''۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ............ یعنی جو لوگ ان برکات اور انوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان ان کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 667)

پس یہ ہر طرح کی تسلّی تھی جو خدا تعالیٰ نے آپ کو فرمائی کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات آپؐ کے اس غلام صادق کے ذریعہ جاری ہونے ہیں اور یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس دُرود بھیجنے کی وجہ سے ہے جو حضرت مسیح موعود نے تسلسل سے آپؐ پر بھیجا۔ یہ دُرود بھیجنے سے اس مقام کے ملنے کی وضاحت بھی حضرت مسیح موعود نے خود فرمائی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قُرب کا یہ مقام دیتے ہوئے یہ واضح بھی فرمایا اور آئندہ کے لئے بھی یہی نسخہ بتایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس الہام سے بھی واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا۔............ ''یعنی دوستِ خدا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیج''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 666)

حضرت مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''یعنی یہ اس نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 666)

پس جس کو اللہ تعالیٰ نے ایسے اعزازات سے نوازا ہو اُس سے ہی اب تمام انوار و برکات وابستہ ہیں اور وہی ایک اللہ کا پیارا ہے، اللہ کا دوست، اللہ کا شیر ہے۔ جس کے ساتھ جڑے رہنے سے تمام اندھیرے دور ہونے ہیں۔ ایمان کی شمع روشن ہونی ہے۔ اور امن کی ضمانت ملنی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ یونہی نہیں مل جانا۔ بلکہ ایمان خالص ہو، کسی قسم کا کھوٹ نہ ہو، دنیا کی ملونی نہ ہو، وفا اور اخلاص ہو۔ پس یہ پیغام ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دیا جس پر جہاں آپ کے ماننے والوں کے لئے عمل کرنا ضروری ہے وہاں اُن کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو دنیا تک بھی پہنچائیں۔ باقی جہاں تک آپ کے غلبے اور آپ کی جماعت کی ترقی اور آپ کی عزت پر دشمن کے ہاتھ ڈالنے کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں بھی اور اس کے علاوہ بھی بے شمار الہامات میں آپ کو تسلی دی ہوئی ہے کہ یقیناً آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا غلبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں آپ کے اور آپ کی جماعت کے ساتھ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ''سچا خدا جس سے پیار کرتا ہے اُس کی تائید کرتا ہے کیونکہ وہ خدا فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہ ....'' (المجادلہ:22)۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 716)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہ...... (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے''۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304)

پھر فرمایا: ''خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کر دیں۔ مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آجاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 221-220 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود کے ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انبیاء وقت رخصت اپنے اس کام کو مکمل کر کے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی بھی اس بات کی گواہ ہے کہ آپ کے مقابل پر جو مخالف بھی آیا اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا۔ اگر کوئی .... میں سے کھڑا ہوا تو وہ ذلیل ہو گیا۔ اگر کوئی غیر مذاہب میں سے کھڑا ہوا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے عبرت کا نشان بنا دیا۔ اگر لیکھرام کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے عبرت کا نشان بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور (دین) کی سچائی ثابت کر دی۔ عبداللہ آتھم مقابلہ پر آیا یا اس نے آنے کی کوشش کی تو اسے نشان بنا دیا۔

یہاں اس ملک میں بھی پادری پگٹ کو چیلنج دیا تو اسے بھی نشان بنا دیا۔ وہی لوگ جو اس کے

سامنے اسے خدا کہتے ہوئے سجدہ ریز ہو گئے تھے جس نے اپنے زعم میں دنیا کی حفاظت کے لئے کشتی نوح بنائی تھی اور ایک اشتہار میں اس کا ذکر کیا تھا، جب حضرت مسیح موعود کو اس کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: ''اب ہماری سچی کشتی نوح جھوٹی کشتی نوح پر غالب آجائے گی''۔

(البدر نمبر 4 جلد اول۔ مؤرخہ 21 نومبر 1902ء کالم صفحہ 29)

حضرت مسیح موعود نے اس کے دعویٰ کے خلاف ایک اشتہار لکھا اور اسے انگلستان کے اخباروں میں شائع کروایا۔ ایک اخبار ''سنڈے سرکل'' لندن نے 14 فروری 1903ء کی اشاعت میں بھی اس اشتہار کو شائع کیا اور اس اشتہار کے شائع کرنے سے پہلے اس اخبار نے اس عنوان کے تحت خبر بھی لکھی کہ ''سب سے آخری مسیح اور پادری پگٹ کا ایک ہندوستانی حریف''۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 255 مطبوعہ ربوہ)

بہرحال حضرت مسیح موعود نے اس کے تباہ و برباد ہونے کی خبر دی تھی۔ وہی پگٹ جو ان دنوں میں اپنے عروج پر پہنچا ہوا تھا عیسائیوں کی مخالفت کا سامنا نہ کر سکا اور چھپتا پھرتا تھا اور اس طرح دنیا نے حضرت مسیح موعود کی سچی کشتی نوح کے غالب آنے کا نظارہ دنیا نے دیکھا۔

پھر امریکہ میں ایک شخص کھڑا ہوا جس نے بہت سی تعلّیاں کیں۔ جس نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا اور اخبار میں یہ اعلان شائع کروایا کہ ''مَیں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ (۔) دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا (۔) کو ہلاک کر دے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 686 مطبوعہ ربوہ)

پھر اور بھی اُس نے بہت کچھ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے اُسے مباہلہ کا چیلنج دیا اور فرمایا تم اپنے خدا سے دعا کرو اور ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کون کس پر غالب آتا ہے۔ لیکن وہ جواب نہیں دیتا تھا۔ آپ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جھوٹا جو ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا اور پھر وہ طبعی موت بھی ہوگی۔ یہ نہیں کہ کسی حادثہ میں یا کوئی جان بوجھ کر مار دے۔ بہرحال وہ جواب نہ دیتا رہا۔ لیکن لوگوں کے مجبور کرنے پر پھر ڈوئی نے اپنے اخبار Leaves of Healing کے 27 دسمبر 1903ء کے شمارہ میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کا ذکر کیا اور وہ بھی اس درجہ حقارت کے ساتھ کہ اُسے اپنی روز بروز بڑھتی ہوئی طاقت اور قوت اور دولت اور حشمت جو تھی اس پر اور اپنے مریدوں کی کثرت پر بڑا غرور تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"In India there is a Mohammadan Messiah who keeps on writing to me that Jesus burried in Kashmir. People ask me why do I not send him the necessary reply?. Do you think that I should answer such gnats and flies?. If I were to put my foot on them, I would crush them to death. The fact that I merely give them a chance to fly away and survive."

(Leaves of Healing , December 27,1903)

یعنی ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے۔ اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تُو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں اِن پر اپنا پاؤں رکھوں تو مَیں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔ دراصل مَیں تو انہیں کہیں اُڑ جانے اور بچ جانے کا موقع دے رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود نے 20 فروری 1907ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں بیان کیا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ایک ایسا نشان ظاہر ہونے والا ہے جو تمام دنیا کے لئے ہوگا۔ چنانچہ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

''خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اُس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔ المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ مشتہرہ 20 فروری 1907ء''۔

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 418)

حضرت مسیح موعود کے اس اشتہار کے چند دنوں بعد ہی 9 مارچ 1907ء کو الیگزینڈر ڈوئی صبح کے قریباً 8 بجے فوت ہو گیا اور حضرت مسیح موعود کے مباہلے کے تحت اس کا انجام نہایت ہی عبرتناک ہوا۔ اس طرح ڈوئی کی عبرتناک ہلاکت نے (۔) کی سچائی پر مہر لگا دی۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی ہلاکت کو اپنی صداقت اور (۔) کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان اور فتح عظیم قرار دیا۔ چنانچہ ڈوئی کی وفات کے تھوڑے ہی دنوں بعد حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار تحریر فرمایا جس میں ڈوئی کے ساتھ خط و کتابت اور مباہلے کی تفصیل کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کی وفات پر 10 مارچ 1907ء کو ایک اخبار شکاگو ٹریبیون (ChicagoTribune) نے لکھا کہ ڈوئی کل سات بجکر 40 منٹ پر شیلو ہاؤس میں مر گیا۔ خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔۔۔۔۔۔ یہ خود ساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسمپرسی میں مر گیا۔۔۔۔۔۔ وہ آدمی جس نے دوسروں کو شفا دینے کا پیشہ اختیار کیا وہ خود کو شفا نہ دے سکا۔ والوا اس شخص کے گھر تک نہ گیا جس نے اس کو یہ رتبہ دیا تھا۔ اور۔۔۔۔۔۔ والوا ڈوئی کے جنازے کی عبادت میں بھی شامل نہ ہوا۔

اخبار 'بوسٹن ہیرلڈ' نے 23 جون 1907ء کو ایک پورا صفحہ ڈوئی کی پیشگوئی کی تفاصیل پر شائع کیا جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی تصویر کا ایک بڑا عکس بھی شائع کیا اور مندرجہ ذیل عنوان کے تحت مضمون کو شروع کیا:

''GREAT IS MIRZA GHULAM AHMAD THE MESSIAH FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE''

یعنی عظیم ہے مرزا غلام احمد۔ وہ مسیح جنہوں نے ڈوئی کے بدانجام کی پیشگوئی کی تھی۔

"Great is Mirza Ghulam Ahmad" کہلوا کر انگریزی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ الہامی نعرہ پورا کروا دیا کہ:

''مرزا غلام احمد کی جے''۔

(تذکرہ صفحہ 613 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

امریکہ میں اس کے علاوہ بھی بہت سارے اخباروں نے جنہیں حضرت مسیح موعود نے ڈوئی کے بارہ میں اپنا اشتہار بھیجا تھا یہ اعلان شائع کیا اور وہ سب غلبے کی پیشگوئی کے گواہ بن گئے اور آپ کا یہ فرمان کہ غلبہ سے مراد ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے'' اس طرح خدا تعالیٰ نے قوی نشانوں کے ساتھ اس سچائی کو ظاہر کر دیا۔

امریکہ کے اخباروں کی خبروں کی وجہ سے نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی یہ نشان سب نے پورا ہوتا دیکھا۔ اور جیسا کہ اخبار کی سُرخی سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی سچائی ظاہر کر دی۔ غرض کہ چاہے وہ ہندوستان ہے یا مشرقی ممالک ہیں یا مغرب ہے ہر ایک نے حضرت مسیح موعود کا غلبہ دیکھا ہے اور آپ کی سچائی اللہ تعالیٰ نے روشن کر کے دکھا دی ہے اور پھر صرف حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی نہیں بلکہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء بلکہ غلاموں کے ذریعہ بھی آپ کی سچائی ظاہر فرما دی۔

گھانا مغربی افریقہ میں جب ہمارے (مربی) حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب گئے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا پیغام دیا اور مسلمانوں کو بھی وہاں دعوت دی تو علماء نے شور مچادیا اور یہ کہا کہ مسیح کی آمد کے ساتھ تو زلزلوں کی پیشگوئیاں ہیں۔ ہم نے گھانا میں زلزلے کا کوئی نشان نہیں دیکھا۔ چنانچہ حضرت مولانا نذیر مبشر صاحب نے اللہ تعالیٰ سے اس نشان کی دعا مانگی اور گھانا ایسا ملک ہے جہاں زلزلے نہیں آتے لیکن اس دعا کے نتیجے میں وہاں زلزلہ آیا اور پورے ملک میں ایک شور پڑ گیا کہ احمدی حق پر ہیں اور ان کے مسیح کی آمد کے بارہ میں جو دعویٰ کر رہے ہیں وہ سچا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں بیعتیں بھی ہوئیں۔ لیکن جن کی قسمت میں ہی قبول حق نہ ہو وہ پھر اور بہانے بھی تراشتے ہیں۔ لیکن بہرحال جماعت کا وہاں ایک رعب قائم ہو گیا۔

(ماخوذ از روح پرور یادیں صفحہ 79-78)

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ کی سچائی کے اور غلبے کے بے شمار واقعات ہیں جن میں ہر قدم پر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اللہ تعالیٰ کے غلبے کا نشان پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے بھی ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا فرمایا اور بے شمار نشانات دکھائے۔ 1977ء میں ہم نے نشان دیکھا۔ 1987ء میں ہم نے نشان دیکھا۔ اس کے علاوہ نشانات دیکھے۔ احمدیت کی تاریخ ان نشانات سے بھری پڑی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت احمدیہ کا قیام بذات خود ایک نشان ہے اور حضرت مسیح موعود کی سچائی ظاہر کرتا ہے۔ 27 مئی کو ہم نے جو یوم خلافت منایا وہ اپنوں کے لئے تو ایمان میں ترقی کا باعث تھا ہی، غیروں کے لئے بھی ایک نشان بنا۔ مختلف جگہوں سے اس کے تبصرے آئے۔ اللہ تعالیٰ جو گزشتہ ایک سو سال سے خلافت احمدیہ کو قائم رکھے ہوئے ہے اور نہ صرف قائم رکھے ہوئے ہے بلکہ استحکام بخش رہا ہے اور ہر مشکل اور آڑے وقت میں خلافت احمدیہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ یہ بھی دراصل حضرت مسیح موعود کے ساتھ غلبہ کے پورا ہونے کا ایک اظہار ہے۔ یہ بات ایک عقلمند اور سعید فطرت کے لئے کافی ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس بات کا اعلان فرمایا۔ اس میں جہاں اپنوں کی تسلی ہے اور ایمان میں مضبوطی کا باعث ہے وہاں غیروں کے لئے، ان لوگوں کے لئے جو نیک فطرت ہیں، جو عقل و شعور رکھتے ہیں یہ اعلان فکر کی دعوت دیتا ہے کہ سوچیں کہ کہیں اُس خدا کے مسیح و مہدی کے دامن سے علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث تو نہیں بن رہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے غلبہ اور تائید و نصرت کا وعدہ صرف آپ کی ذات تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ آپ نے اپنے بعد بھی اپنے ماننے والوں اور ماننے والے اُس گروہ کو تسلی دلائی ہے جو خلافت سے چمٹا رہے گا کہ یہ وعدہ تمہاری نسبت ہی ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دُوں گا''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پس یہ غلبہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے لئے مقدر کر رکھا ہے اور آپ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں اس غلبے کے سامان پیدا فرما رہی ہیں۔ کل کے واقعات میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی زیارت کروا کر اور دل میں تحریک پیدا کر کے خدا تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو جماعت میں شامل فرما رہا ہے۔ کہیں .... خواب میں اپنے اس عاشق صادق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ اس کی بیعت میں شامل ہو جاؤ۔ کہیں خدا تعالیٰ خود راہنمائی فرما رہا ہے کہ میرا یہ مسیح سچا ہے اور میری تائیدات اور نصرتیں اس کے ساتھ ہیں اور اس زمانہ میں (دین) کا یہی جری اللہ ہے اور جری پہلوان ہے۔

یہاں میں ایک بات یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک پڑھے لکھے عالم سے کسی نے پوچھا کہ خلافت اب دائمی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں۔ خلافت کے بارہ میں حدیث جس میں عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ آتا ہے سنائی اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خبر دی تو اس کے بعد حدیث کے الفاظ ہیں ثُمَّ سَکَتَ۔ یعنی پھر آپ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 285 مسند نعمان بن بشیر حدیث 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

اور اس سے واضح نہیں ہوتا۔ ہمارے اس عالم دوست نے پتہ نہیں ان الفاظ میں کہا یا پوری طرح کلیئر نہ کرنے کی کیا حکمت تھی۔ ثُمَّ سَکَتَ کے الفاظ کے بعد انہوں نے وضاحت نہیں کی۔ تو جو بات مجھ تک پہنچی ہے اس سے سننے والے نے یہ تأثر بہر حال لیا کہ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خلافت دائمی نہیں ہے۔ اگر کوئی اپنے ذوق کے مطابق کسی حدیث کی کوئی تشریح کرتا ہے یا سمجھتا ہے تو سمجھتا رہے۔ لیکن کسی احمدی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جماعت میں شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس تشریح اور وضاحت سے دور ہٹ جائے جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ آپ نے تو واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ دوسری قدرت دائمی ہے اور اس چیز کو اپنے غلبہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بتایا ہے۔ پس اگر کسی کے دل میں ہلکا سا بھی اس بارہ میں کوئی شائبہ ہے تو وہ اُسے دُور کرلے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔

اللہ تعالیٰ کا تو یہ وعدہ ہے کہ غلبہ عطا فرمائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کی بھی کچھ ذمہ داری لگائی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ:

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:''اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس خدا تعالیٰ کا ہونا اس غلبے کے نشان کا ہمیں اہل بنائے گا اور اس کا اہل کس طرح بنا جائے گا؟ شرک سے کس طرح حقیقت میں بچا جا سکتا ہے؟ یہ اُس صورت میں ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ مَیں نے خطبہ میں بھی اور اپنی پہلی تقریر میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ عبادات ہی ہیں جو ہمیں تقویٰ پر چلاتے ہوئے کامیابیاں عطا کریں گی۔ حضرت مسیح موعود نے جب فرمایا کہ دوسری قدرت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جو دائمی ہوگی تاکہ غلبہ کے دن تم پر طلوع ہوتے چلے جائیں، ایک کے بعد دوسرا دن چڑھتا چلا جائے۔ تو غلبہ دیکھنے والوں کے بارہ میں بھی بتا دیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنے والے اور ہر قسم کے شرک سے پاک لوگ ہوں گے جو یہ غلبہ دیکھیں گے۔ آپ کا یہ ارشاد اور آپ کا یہ اعلان جو ہے یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ بھی اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں جو خلافت کا وعدہ فرمایا ہے اس میں یہ وعدہ فرماتے ہوئے کہ یہ انعام پانے والے لوگ ہوں گے، فرمایا کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا .... (سورۃ النور:56)۔ اس پر عمل کرنے والے ہوں گے تو پھر ہی وہ یہ غلبہ دیکھیں گے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کے شرک سے ہم ہمیشہ اس وقت پاک رہیں گے جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں ہمیشہ تر رکھیں گے۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا سرچشمہ تب یقین کرنے والے ہوں گے جب اس یقین پر قائم ہوں گے کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ کل مَیں نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں نیک نیتی سے دعا کرنے والوں کے کچھ واقعات بیان کئے تھے جنہوں نے استخارہ کیا کہ کس طرح ان نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور ان نیک فطرت لوگوں کی راہنمائی فرمائی۔ پس وہ لوگ جو ابھی حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے لیکن نیک نیتی سے خدا تعالیٰ سے راہنمائی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی بولتا ہے۔ اور جو بیعت میں شامل ہو گئے ہیں ان کو تو اس بات پر کامل یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بولتا ہے اور پھر اس یقین کی وجہ سے ایسا تعلق خدا تعالیٰ سے ہونا چاہئے جس کی کوئی مثال بھی کسی اور تعلق میں نہ ملتی ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے سے مضبوط تعلق قائم کرنے کا ہمیں طریق اور ذریعہ بتا دیا کہ یہ ذریعہ استعمال کرو تو میرے سے تعلق بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان بھی ظاہر ہوں گے اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ کیونکہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور کامل اطاعت کے بغیر خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درُود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اُس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ .... درُود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔

اول: اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ ....

(آل عمران:32)

دوئم: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا ....

(الاحزاب:57)

تیسرا: موہبت الٰہی''۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 38۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ درُود ہے جو ایک بندہ اپنے ایمان کی مضبوطی اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی استقامت کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ وہ دعا جس میں خدا تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود نہ ہو وہ دعا قبول نہیں ہوتی۔

(سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ حدیث 486۔ المعجم الکبیر جلد 9 صفحہ 155-156 حدیث 8780 دار احیاء التراث العربی 2002ء)

گویا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد صرف خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ بیچ میں نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ ....

(آل عمران:32)

اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:''ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس کے واسطے، واسطہ کی ضرورت ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اُس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (الزمر:54) (یعنی تو کہہ دے کہ میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کر کے گناہ کیا ہے۔ آگے پھر معانی کا ذکر ہے۔)'' اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو۔ اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ .... (آل عمران:32) یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے گا''۔

(ملفوظات۔ جلد نمبر 3۔ صفحہ 234-233۔ جدید ایڈیشن)

پس ایک تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ضروری ہے۔ اور آپ سے محبت کا سب سے بہترین ذریعہ آپ پر درُود بھیجنا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے پھر اس کو ہی وضاحت بھی فرما دی کہ کیا بہترین ذریعہ ہے۔ فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا (الاحزاب:57) یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم نبی پر درُود بھیجتے رہو۔ اُن کے لئے دعائیں کرتے رہو اور ان کے لئے سلامتی مانگتے رہو۔

اس لئے تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکو کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمتیں نازل فرما رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو بھی جذب کر سکو گے جب اس ذات سے پیار کرو اور اس پر درود بھیجو جس پر خود خدا تعالیٰ ہر آن رحمتیں اور فضل نازل فرما رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درُود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درُود و سلام بھیجو نبی پر۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیرون تھی‘‘۔ (کسی قسم کی حد نہیں لگ سکتی تھی۔)

(اخبار الحکم جلد نمبر 7 نمبر 25 صفحہ 6 پرچہ 10 / جولائی 1903ء صفحہ 2 کالم 2)

پس اپنے جس پیارے کی تعریف کو خدا تعالیٰ نے محدود نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ اس عظیم نبی پر ہر آن مسلسل رحمتیں نازل فرما رہا ہے اور فرشتوں کو بھی حکم ہے کہ اُس پر درُود بھیجیں تو پھر ایک انسان کے لئے تو خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا کوئی اور طریق ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص غلامی میں آئے۔ اور آپ پر درود بھیجتا رہے تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو۔ نیک اعمال بھی سرزد ہوں اور دعاؤں کی قبولیت بھی ہو۔

پس ہر احمدی کو درود شریف کی اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ یہی ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ پہلی صدی جب ختم ہوئی تو اس کے بہترین انجام کے لئے ہم نے دعاؤں کے ساتھ درود شریف پر بہت زور دیا تا کہ برکتوں کو سمیٹتے ہوئے خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کو ہم مکمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے طفیل ہم حاصل کر سکیں۔ تو یہ کام اب ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ پہلی صدی کا اختتام اور نئی صدی میں داخل ہونا ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھا گیا ہے۔ دعائیں اور درُود ہمیں پہلے سے بڑھ کر کرنے کی ضرورت ہے۔ نئے ہدف اور ٹارگٹ ہمارے سامنے آ گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے درد دل سے دعا کرنا اور ہر شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام نئے جذبے اور جوش سے کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہر احمدی نے اس کے لئے 27 مئی کو ایک عہد بھی کیا تھا جو میں نے عہد لیا تھا اور ایم۔ٹی۔اے کی وساطت سے دنیا میں ہر جگہ یہ لیا گیا۔

حضرت مسیح موعود نے تو یہ فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے درُود بکثرت پڑھو تو اس کے لئے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ دنیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے نا آشنا ہے اُس دنیا کو اس مقام کی نہ صرف پہچان کروانی ہے بلکہ آپؐ کے انسانیت پر حسن و احسان کی حقیقت کو جاننے والا بنا کر آپؐ پر درود بھیجنے والا بنانا ہے۔ آپ کا درجہ اور مرتبہ تو ہر آن ترقی پذیر ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیج رہے ہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر جب اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا، اُن لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا جو ہر آن آپ پر درود بھیج رہے ہوں گے تو یہ دنیا بھی ان رحمتوں اور فضلوں کی وارث بن جائے گی جو ہر آن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پھر اپنی برکات واپس لے کر آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ اس درُود کی برکت سے جو حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا، فرشتے ساری رات نور کی مشکیں لے کر آتے رہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پس درود کا جو آخری فیض ہے وہ بھی ہمیں ہی پہنچتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں کیا ہیں؟ زیادہ سے زیادہ عبادالرحمٰن پیدا کرنا۔ آپؐ کی کامیابی آپؐ کے لائے ہوئے دین کی عظمت دنیا پر قائم کرنا ہے۔ جب ہم آپؐ کے مرتبے اور درجے کی ترقی کی دعا کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں اصل میں ہم اپنے مرتبے اور درجے کی ترقی کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کے انعاموں کے وارث بن رہے ہوتے ہیں۔

جب ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتے ہیں تو ہر قسم کی بھلائی اور نیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاہ رہے ہوتے ہیں اور یہ نیکی اور بھلائی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق نہیں چاہ رہے ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری عقل اور سوچ تو محدود ہے۔ تُو خود ہی نیکی اور بھلائی اپنے رسول کے لئے چاہ اور جب اللہ تعالیٰ یہ دعا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتا ہے، جب یہ دعا بندوں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتی ہے تو آپؐ یقیناً اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اس دعا کی بہترین جزا ان بندوں کو دے یا اس بندہ کو دے جس نے یہ دعا کی ہے۔ پس اس درود سے اللہ تعالیٰ کا فیض اس بندے کو پہنچنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر جب اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کہہ کر ایک بندہ دل کی گہرائی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ! تُو نے جو رحمتیں اور فضل اور بھلائیاں اتاری ہیں ان کو نہ صرف اب جاری رکھ بلکہ بڑھاتا چلا جا اور بڑھانے کی نسبت یا حد ہم نہیں بتا سکتے۔ تُو جو دیالو ہے، تُو جو لامحدود خزانوں کا مالک ہے، تُو خود ہی جس طرح چاہے ان کو بڑھا۔ اور پھر نیک نیتی سے بھیجا ہوا جو درود ہے یہ بندہ پر واپس آ کر اُس کے خزانے میں نیکیوں میں، بھلائیوں میں اور فضلوں اور رحمتوں میں اضافے کا باعث بن رہا ہوتا ہے۔ گویا ایک ایسا بینک بیلنس (Bank Balance) انسان قائم کر رہا ہوتا ہے جس میں کسی کمی کا سوال نہیں بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور یہ بڑھتا چلے جانے والا خزانہ ہے سوائے اس کے کہ کوئی بدبخت انسان خود اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اسے ضائع کر دے۔ پس اس سے بچنے کے لئے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے پھر ذکر الٰہی، استغفار اور مسلسل درود ہی ایک ذریعہ ہے جس سے انسان بچ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس کی بڑی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اور صَلِّ اور بَارِکْ کی تعریف اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ’’صَلِّ بطور بیج کے ہے اور بَارِکْ اس سے بڑھ کر ترقی ہے‘‘۔

(خطبات محمود جلد 7 خطبہ فرمودہ 1961ء صفحہ 78 مطبوعہ ربوہ)

(جب بیج پڑ جاتا ہے تو اس کی ترقی کے لئے یہ دعا ہے) اور جب جماعت مِن حیث الجماعت اس درود کی طرف توجہ دے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں سے فیض پاتی رہے گی۔ جماعت کی دعاؤں میں ہمیشہ برکت پڑتی رہے گی۔ اس درود کی برکت سے خدا تعالیٰ ہماری کوششوں کو غیر معمولی طور پر نوازتا رہے گا اور پھر یہ برکت بڑھتی چلی جائے گی۔

پس ہمارا کام جہاں دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دینا ہے وہاں دعاؤں کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے (۔) کے پیغام کو بھی پہلے سے بڑھ کر دنیا میں پھیلانا ہے۔ یہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کا زمانہ ہے اس میں خدا تعالیٰ کی تقدیر نے پہلے ہی غلبے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ اگر ہم اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے خالص دعاؤں اور درود کے ساتھ اس پیغام کو پہنچانے کی کوشش کریں گے تو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے نظارے دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

جب ہم درود شریف میں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کہتے ہیں تو ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت ابراہیمؑ نے شہروں اور ویرانوں میں اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام اور پیغام پہنچانے کے لئے چھوڑا تھا۔ اس لئے جو کام حضرت ابراہیمؑ کی اولاد نے کئے اس سے بڑھ کر ہم نے کرنے ہیں۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کا دائرہ محدود تھا اور جتنا بھی دائرہ تھا اس میں انہوں نے کمال حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ان کو پتہ تھا کہ میرا دائرہ محدود ہے اور پھر انہوں نے وہ دعا کی، ایک ایسی دعا کی جو حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی انتہا تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا کی کہ: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ......... (البقرۃ:130) یعنی اے ہمارے ربّ ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔

پس یہ وہ دعا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل میں سے ایک عظیم رسول کے مبعوث ہونے کے لئے کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ عظیم رسول مبعوث فرما دیا جو کسی قوم کے لئے نہیں تھا، کسی علاقے کے لئے نہیں تھا۔ کوئی محدود شریعت لے کر نہیں آیا تھا بلکہ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا تھا اور کامل شریعت لے کر آیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ سے اعلان کروایا کہ: قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ...... (الاعراف:159) کہہ دے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائرہ بھی وسیع ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس رسول کی باتوں پر ایمان لانے سے ہی ہدایت وابستہ کر دی ہے۔ اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ .... (المائدۃ:4) یعنی آج کے دن مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔ اور تم پر مَیں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ اور .... کو مَیں نے تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔ پس آج اس کامل اور مکمل دین کے ساتھ دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ آج خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اس نبی کے ساتھ جُڑنے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ آج دعا کی قبولیت کا واسطہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس یہ پیغام لے کر ہم نے دنیا میں جانا ہے اور دنیا کی بقا کے سامان پیدا کرنے ہیں۔

پس اس غلبہ کے دن دیکھنے کے لئے اور تمام دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھنے کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ اور وہ ذمہ داری یہی ہے کہ اس نئی صدی میں ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے (دین) کے خوبصورت اور حسین پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچا دیں۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ زمانے کے امام کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہمارے

ساتھ ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جماعت کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمیں تسلی دے رہے ہیں۔

پس آج ہر احمدی چاہے وہ عرب میں بسنے والا ہے، افریقہ میں بسنے والا ہے، جزائر میں بسنے والا ہے، ایشیا میں بسنے والا ہے، یورپ میں بسنے والا ہے یا امریکہ میں بسنے والا ہے یہ عہد کرے اور اس عہد کو اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے درود شریف پڑھتے ہوئے جو فضل اور برکات مانگے ہیں اُس سے دنیا کو بھی آشنا کروانا ہے۔

پس آج آپ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو ہر گھر تک پہنچانے کا کام سرانجام دینا ہے۔ اصل میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ کام جیسا کہ بہت سارے الہامات سے واضح ہے اپنے سپرد لیا ہوا ہے۔ ہمیں تو ان افضال اور برکات سے اللہ تعالیٰ فیضاب کرنا چاہتا ہے جو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے دینے ہیں۔ پس ان برکات اور فیوض کو سمیٹنے کے لئے اپنی کمریں کس لیں۔ آج آپ ہیں جن کے ذمہ دنیا کے تزکیہ کا کام کیا گیا ہے۔ یہ آپ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا تک پھیلانا ہے۔ یہ آپ ہیں جنہوں نے حکمت کے موتی دنیا کو دینے ہیں۔ یہ آپ ہیں جن کو مسیح .... کے غلاموں میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ نے توحید کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے کا کام سپرد کیا ہے۔ آج (دین) کی کھوئی ہوئی میراث کے وارث ہم بنائے گئے ہیں۔ اگر ہم نے یہ حق ادا نہ کئے تو یاد رکھیں مسیح موعود کی تائید میں تو خدا تعالیٰ نشان دکھاتا رہے گا۔ جماعت کے قدم ترقی کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے۔ قومیں آتی رہیں گی اور نسلیں پیدا ہوتی رہیں گی جو یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ لیکن ہم حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے کہیں ان برکات اور فیوض سے محروم نہ رہ جائیں۔ پس اٹھیں اور اپنے فرض کو پہچانیں۔ اپنی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہی ذریعہ ہے جو ہمیں (دین) اور احمدیت کی کامیابی دکھانے کا باعث بنے گا۔ یہی ذریعہ ہے جو ہماری دعوت الی اللہ میں برکت ڈالے گا۔ اور یہی ذریعہ ہے جو دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے گا۔ انشاء اللہ۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم دنیا کو امن وسلامتی اور محبت کا گہوارہ بنا سکیں گے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے آپ خلافت احمدیہ سے چمٹے رہیں گے اور اس انعام سے فیض پاتے چلے جائیں گے۔

پس نئی صدی کو بھی اُسی طرح دعاؤں اور درود سے سجاتے چلے جائیں جس طرح گزشتہ صدی میں ہمارے بڑوں نے اور ہم نے دعائیں کرنے کی کوشش کی۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھیں۔ وہ خدا جو ہمارا زندہ خدا ہے، جو جھوٹے وعدوں والا نہیں، جس نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ کیا ہے کہ مخالفین کی تمام کوششوں کو ناکام و نامراد کر دے گا، وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں غلبہ کے نظارے دکھائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ غلبہ کے نظارے اب صدیوں کی نہیں بلکہ دہائیوں کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادتوں اور شکر گزاری کے ساتھ یہ نظارے دیکھنے کا اہل بنائے اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں جلسہ کی حاضری کی رپورٹ پیش کی گئی تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا):

اس رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی حاضری 40655 ہے اور اس میں 85 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔ جوبلی کا جلسہ تھا اس لئے بہرحال زیادہ ہے۔ گزشتہ سال پچیس ہزار تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے، ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنی (دعوت الی اللہ) کے میدان میں اتنے تیز ہو جائیں کہ یہ حاضری جو ہے یہ صرف کسی خاص موقع کی نہ ہو بلکہ عام حاضری اتنی ہونے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ اب دعا کر لیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم اظہر مسعود احمد صاحب ترکہ
مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ)

مکرم اظہر مسعود احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ وفات پاچکی ہیں ان کے نام 13/12 محلّہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے 340 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم اظہر مسعود احمد صاحب (بیٹا)
2۔مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ طاہرہ اقبال صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ شگفتہ نگہت صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرم محمد رفیق صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم
(i) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم بلال احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرمہ صدیقہ رفیق صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم سلطان احمد مجاہد صاحب کی وفات

مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب سابق معلم وقف جدید حال ناصر آباد غربی ربوہ مورخہ 28/اگست 2011ء کو بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے 1/8 کے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ آپ کو عرصہ 9 سال 1958ء سے 1967ء تک بحیثیت معلم وقف جدید سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر فرقان فورس میں شمولیت اختیار کی اور محاذ کشمیر پر اپنی خدمات پیش کیں۔ آپ کو کلمہ طیبہ کی انگوٹھی پہننے کے جرم میں 1988ء میں اسیر راہ مولا رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ خدا کے فضل سے آغاز جوانی سے لے کر تادم آخر مختلف وقتوں میں قائد خدام الاحمدیہ، سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح وارشاد، زعیم انصاراللہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور مربی اطفال کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تہجد گزار اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کے سمدھی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ ثانی کے علاوہ خاکسار، ایک بیٹی مکرمہ ناجیہ طاہرہ صاحبہ جرمنی 3 پوتے، ایک پوتی اور دو نواسے شامل ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم اعجاز احمد صاحب ترکہ
مکرم ملک محمد یوسف صاحب)

مکرم اعجاز احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ملک محمد یوسف صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعات نمبر 1/8 محلّہ دارالیمن برقبہ 2 کنال میں سے 1K-10M اور 8 / 2 دارالیمن برقبہ 2 کنال میں سے 1K-15M بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ یاسمین کوثر صاحبہ اور مکرمہ ھبۃ القیوم صاحبہ مکرم اعجاز احمد صاحب کے حق میں دستبردار ہوچکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ یاسمین کوثر صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرمہ امۃ الحی صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرم اعجاز احمد صاحب (بیٹا)
4۔مکرمہ ھبۃ القیوم صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرمہ غزالہ نورین صاحبہ (بیٹی)
6۔مکرم کامران یوسف صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد صاحب ترکہ
مکرم شریف احمد بھٹی صاحب)

مکرم ناصر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم شریف احمد بھٹی صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/14 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 75 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ عصمت ناز صاحبہ (بیوہ)
(3) مکرم حنیف احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عامر حمید صاحب (بیٹا)
(5) مکرم لطیف احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ بشارت بیگم نازلی صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرمہ شفقت عزیز صاحبہ (بیٹی)
(10) مکرمہ عالیہ بشریٰ طارق صاحبہ (بیٹی)
(11) مکرمہ نصرت جاوید صاحبہ (بیٹی)
(12) مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرورت کمپیوٹر ٹیچر

نگر پارکر شہر سندھ میں وقف جدید کے زیر انتظام کمپیوٹر کالج کیلئے ایک عدد ٹیچر کی فوری ضرورت ہے جو D.I.T کلاسز کو پڑھا سکیں خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مکمل تعلیمی اسناد کی نقل، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور صدر صاحب جماعت/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ دفتر وقف جدید ارشاد ربوہ کو بھجوائیں۔ امیدوار وقف عارضی کے تحت کچھ عرصہ کیلئے بھی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ بچہ کی حفاظت کیلئے ملک بھر کے سرکاری/نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کیلئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقول جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بازیافتہ سکول بیگ

دفتر روزنامہ الفضل کے سامنے سے ایک سکول بیگ ملا ہے جس کسی کا ہو۔ نشان بتا کر دفتر الفضل سے حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد رئیس فون نمبر 0476213029

تصحیح

(نتائج میٹرک نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

مکرمہ راشدہ صہیب صاحبہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 12 اگست 2011ء کو روزنامہ الفضل میں نتائج میٹرک شائع ہوئے تو اس میں دو جگہ غلطی ہو گئی ہے۔ سکول کی 12 طالبات نے A گریڈ حاصل کیا ہے۔ جبکہ پہلے بھجوائے گئے رزلٹ میں 14 درج کر دیا گیا تھا۔ نیز تمام طالبات نے کامیابی حاصل کی اور رزلٹ 100% رہا۔ احباب درستی فرمالیں۔

خبریں

پنجاب میں ڈینگی وائرس کا حملہ

لاہور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں ڈینگی وائرس سے متاثرہ مزید 174 مریض سامنے آ گئے۔ ڈینگی کا وائرس ایک خاص مچھر کے ذریعہ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ڈینگی وائرس پنجاب میں اب شدت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اب تک تقریباً 1700 افراد میں ڈینگی وائرس کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت پنجاب تا حال تمام تر دعوؤں کے باوجود اس خطرناک وائرس پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔ جبکہ پنجاب کے 36 اضلاع میں سے 26 اضلاع کو اس خطرناک وائرس نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

صوبہ سندھ اور پنجاب کے بعض اضلاع میں طوفانی بارشیں

اندرون سندھ اور پنجاب کے بعض اضلاع میں گزشتہ ایک ہفتہ سے وقفہ وقفہ سے موسلا دھار اور طوفانی بارشوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے اور لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کا یہ سلسلہ مزید 3،2 دن تک جاری رہے گا۔ دوسری طرف متاثرہ افراد تک امدادی سامان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے اور حکومت سندھ نے ہر متاثرہ خاندان کے لئے 20 ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

فلور ملوں نے آٹے کی قیمت بڑھا دی

فلور ملوں نے 20 کلو آٹے کے تھیلے کی ایکس مل قیمت میں 20 روپے 10 کلو کے تھیلے کی قیمت میں 10 روپے اور 79 کلو آٹے کی بوری کی قیمت میں 80 روپے اضافہ کر دیا۔ جس سے غریب اور مہنگائی سے پسی ہوئی عوام کیلئے مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

جاپان میں طوفان اور بارشوں سے تباہی

جاپان میں شدید سمندری طوفان اور بارشوں کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد 25 ہو گئی جبکہ 50 سے زائد افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔

مزید 18 ٹرینیں بند۔ صدر پاکستان نے ریلوے حکام کو طلب کر لیا

ریلوے نے ملتان سے کراچی جانے والی شاہ رکن عالم ایکسپریس سمیت 18 ٹرینیں عارضی طور پر بند کر دیں۔ ریلوے کی مالی بدحالی اور ٹرینوں کی عارضی بندش پر صدر مملکت نے وزیر ریلوے، چیئرمین، جی ایم ریلوے کو ایوان صدر طلب کر لیا ہے۔ جی ایم ریلوے صدر کو تمام صورتحال پر بریفنگ دیں گے ذرائع کے مطابق ریلوے حکام کی جانب سے صدر کو قومی ٹرانسپورٹ پالیسی بنانے کی تجویز بھی دی جائے گی۔

پاکستان نے زمبابوے کو ٹیسٹ میچ میں شکست دیدی

بلاوایو پاکستان نے واحد ٹیسٹ میچ میں زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دیدی۔ پاکستان نے ٹیسٹ میچ کے پانچویں اور آخری روز میزبان ٹیم کی طرف سے دیا گیا 88 رنز کا آسان ہدف تین وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر کے فتح اپنے نام کر لی۔

CASA BELLA
Home Furnishers
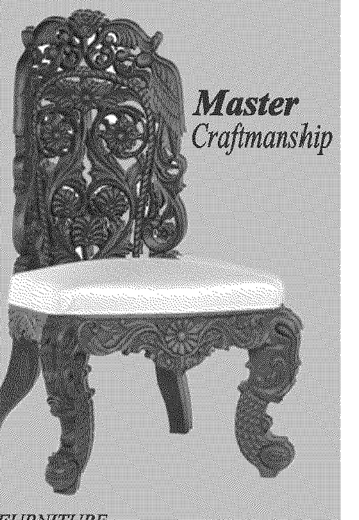
Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

Got.Lic# ID.541 IATA
ملکی و غیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی با رعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

ربوہ میں طلوع و غروب 7 ستمبر

طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:27

درخواست دعا

مکرم رضوان احمد ناز صاحب معلم سلسلہ چک نمبر 64 ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گزشتہ کئی روز سے ہائی بلڈ پریشر اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے اور بولنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میرا بھانجا ریحان احمد بعمر ڈیڑھ سال ولد مکرم لیاقت علی صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل چند روز سے بیمار ہے اور اس وقت انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی زندگی دے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

FR-10